M

ایم ون، ایم ٹو اور ایم تھری۔ (اندراج دیکھئے)

معاشیات کلاں۔ معیشت کا بہ حیثیت کلی مطالعہ جس میں مجموعی سطح پر معاشیات کلاں کے مبدلات کا تجزیہ شامل ہو۔ جیسے خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی)، خام قومی پیداوار (جن این پی)، خالص قومی پیداوار یا آمدنی (این این پی)، آبادی، روزگار اور محنت گران، صرف، بچتیں اور سرمایہ اندازی، زر کی رسد اور مجموعی قرض، حکومت کے مالی اعمال، محاصل اور اخراجات، برآمدات، درآمدات، سیلان سرمایہ اور توزان ادائیگی، قیمتیں، اجرتوں کی شرحیں، سود کی شرحیں اور شرحات مبادلات۔ ان مجموعوں اور مبدلات کے رجحانات کا تجزیہ معاشیات کلاں کے مرکزی پہلو ہیں جو معیشت کی بہ حیثیت مجموعی کارگزاری کا تعین کرتے ہیں اور ان اصلاحی اقدامات کی نشان دہی کرتے ہیں جو معاشیات کلاں کی پالیسیوں کے خاص اجزاء ہیں۔

معاشیات کلاں کے عدم توازنات۔ معاشیات کلاں کے مجموعوں میں عدم توازن کی حالت، جس کے نتیجے میں خام ملکی پیداوار کی نمو، (جی ڈی پی) میں کمی، بے روزگاری، عام قیمتوں کی سطح میں تلون، اجرتوں اور سود کی شرحوں اور شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ، عدم توازن کے عناصر ہیں۔ اور اس عدم توازن کا نمایاں پہلو مجموعی رسد کے مقابلے میں مجموعی طلب کا بڑھنا یا زیادہ ہونا ہے، جو ان کے عنصرات میں پنہاں ہے۔ یہ منصرات زائد طلب حکومتی خسارے، برآمدات کے مقابلے میں درآمدات کی زیادتی اور ادئیگیوں کے توازن کے خسارے پر مشتمل ہیں۔ ان میں مجموعی طلب میں کمی زیادہ اہم ہے جس کی وجہ سے کساد بازاری، پس مانیہ یا مہنگائی بڑھے۔ مجموعی رسد اور طلب کا یہ عدم توازن معاشیات کلاں کے مطالعے میں شامل ہے۔

کلاں معاشی عدم استحکام۔ اس کا اظہار کلاں معاشی مبدلات میں ان کے طویل المیعاد اور مستحکم رجحانات کے بمقابل اتار چڑھاؤ سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر سرمایہ کاری، روزگار اور پیداوار کی مجموعی سطحوں میں اتار چڑھاؤ یا قیمتوں کی سطح، سود کی شرحوں، اور شرح مبادلہ میں ایسی اہم تبدیلیاں اور اتار چڑھاؤ جو ان تنگ حدود سے آگے بڑھ جائیں جنھیں نارمل سمجھا جائے۔ برآمدات، درآمدات اور سرمایہ کے سیلانوں میں ابتر تبدیلیاں کلاں معاشی عدم استحکام کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اگر اس قسم کا عدم استحکام جاری رہے تو یہ پس مانیہ، بدحالی، بے روزگاری یا مہنگائی کی راہ ہموار کرسکتا ہے، یا معیشت میں سرمایہ کاری اور پیداواری سطحوں میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

کلاں معاشی پالیسیاں۔ یہ سرکاری پالیسیوں کے اس وسیع طیف پر مشتمل ہوتی ہیں جو ایک پسندیدہ مجموعہ اغراض کے حصول کے لئے اختیار کی جائیں ان میں معاشی استحکام اور معاشی نمو پیش پیش ہیں۔ مثلاً فسکل پالیسیاں جو کہ ٹیکس کاری، سرکاری اخراجات اور قرض گیریوں سے منسلک ہیں۔۔ زر کی رسد، بینکاری کے قردات، شرحات سود اور قیمتوں کی سطح سے متعلق زری پالیسیاں یا سرمایہ کاری کی وہ پالیسیاں جو سرمایہ کاری کی جسامت اور سمت کو متاثر کرتی ہوں۔ یا روزگار اور افرادی قوت کی پالیسیاں یا بیرونی توازن سے تعلق رکھنے والی پالیسیاں۔ مثلاً برآمدات، درآمدات اور شرح مبادلہ سے متعلق پالیسیاں اس زمرے میں شامل ہیں۔

کلاں مالیات۔ یہ مالیاتی نظام اور اس کے عمالات کا مجموعی سطح پر مطالعہ ہے۔ یہ مطالعہ ایک تجزیاتی دائرہ کار کے اندر نظامی طور پر کیا جاتا ہے، جس میں نصیرایات کا ایک سیٹ استعمال ہوتا ہے، جو کلاں مالیاتی مجتمات یا کلاں مالیاتی مبدلات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ تجزیہ ان مجتمات کی نامیہ مالیتوں میں کیا جاتا ہے جن کا مرکز نگاہ ان مجتمات کے مابینی روابط کی روش ہے جو کئی اجزاء میں پنہاں ہوتی ہے۔ مثلاً سودی شرح کی وضع، مالیاتی اثاثوں کی قیمتیں اور ان کے حاصلات، ان کی بازاری مالیتیں اور کسی مدت میں ان کے رخ۔ اس تجزیہ کا دائرہ کار کلاں مالیاتی مسائل اور نظامی سطح پر وہ پالیسیاں ہیں جو کلاں مالیاتی سطح پر فسکل اور زری رجحانات سے منسلک ہوتی ہیں۔ اس میں وہ مداخلانہ نظام بھی شامل ہے جو کہ زری نگرانی کا مقتدرہ چلاتا ہے جو عام طور پر مرکزی بینک ہوتا ہے۔ جس کا رول بہت نمایاں ہوتا ہے، کیونکہ اس کے محرابی مقاصد بینکاری اور مالیاتی نظام کی توانائی اور مقدوریت کو بحال رکھنا ہے۔ اس کی تکناکریسی میں کنٹرول کے لیور اور نصیرایات شامل ہیں۔ اور پھر ان کے مابین تعلق عمالاتی میکانیے بھی ہیں جن کا مالیاتی نظام کی نمو اور استحکام پر پُرزور اثر پڑتا ہے۔

کلاں مالیاتی تجزیہ۔ اس تجزیے کا تعلق مالیاتی نظام اور اس کے بڑے جزئیات کا نظامی سطح پر، یعنی کہ ان کی مجتمہ حیثیت میں مطالعہ، تجزیہ اور عوالیت ہے، جس میں ان کی فعالیت کا بھی تعین شامل ہے۔ لاراست مالیاتی نظام اور مالیاتی وساطت کے حوالے سے اس تجزیے میں مالیاتِ کلاں کے مجتمات، جیسے کہ رسد زر، بینکاری امانات، قرد، محفوظات، سیالیت، سرکاری اور نجی شعبہ کی قرض گیریاں جیسے مدات ہیں۔ اس تجزیے میں مرکزی بینک کے اپنے عمالات، بینکاری عمالات کے کنٹرول کا نظام، اور ان کے لیور بھی شامل ہیں، ساتھ ساتھ بینکاری ضوابط اور نگرانی بھی جو کہ مرکزی بینک کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں شرحات سود کی دونوں جانب کی وضع یعنی امانات پر اور قرض گاریوں پر، بینکاری نظام کے عمالات و میکانیئے بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس قسم کے تجزیات مالیاتی نظام کے دیگر جزئیات کے لئے بھی کئے جاتے ہیں، جیسے کہ غیر بینکاری ادارے، اور زرمبادلہ کا نظام، اور اس کی بازارگی پر مرکزی بینک کے کنٹرول کے میکانیئے۔

مزید برآں اس تجزیے میں اداراتی عناصر جیسے کہ قانونی تنصیبات، مالیاتی اداروں کے داخلے اوراخراج کا نظام، بینکاری نظام کے لئے ادائیگیوں اور تفصیات کا نظام، اوران کے عمالات، ضوابطی نظام کے عمالات اوران کی عوالیت بھی شامل ہیں۔ براست مالیات کے لئے کلاں مالیاتی تجزیئے میں مالیاتی بازاروں کی فعالیت کی عوالیت اور تعینت ہے۔اس میں نشان حوالہ جات کے زاویے اور قیمت گاریوں کا نظام شامل ہے، اورشرح سوداورشرح مبادلہ میں تبدیلیوں کی زری اور سرمایاتی بازاروں پراثرانگیزیاں، لاراست مالیات سے براست مالیات کے روابط بھی شامل ہیں، جوکہ کلاں مالیاتی مجتمات پر مبنی ہوتے ہیں۔جیسے کہ زری اورسرمایاتی بازاروں کا سائزاوران کی گہرائی، خصوصاً خزانہ بل کے بازار۔سرمایاتی بازاراوراس کے جزئیات میں، خصوصاً بانڈ مارکیٹ اوراسٹاک مارکیٹ کے تجزیے میں ان کا سائز، وضع، گہرائی اوران کے بازاری رجحانات شامل ہیں۔ان تجزیات میں بازاری سرمائیت کی سطح، اورغیرملکی خریطی سرمایہ کاریاں، اُن کی وضع، ان کا سائزاورانکی اثرانگیزیاں بھی شامل ہیں جوکہ براست غیرملکی سرمایہ کاری ہے۔ان کے بالمقابل ان تجزیات میں سرمایہ جاتی درسیلانات اوراسٹاک ایکسچینج اوراوٹی سی یا فیوچرز مارکیٹ کی عوالیت شامل ہے۔ اس میں بازار کے شاملین کی سرگرمیوں کا تجزیہ، وسطیاروں، ڈیلروں، بازارگروں، اورسرمایہ کاروں کی سرگرمیوں کا تجزیہ، فہرستگی اور تجارتی میکانیوں کی عوالیت، قواعدومطلوبات کی عوالیت بھی شامل ہیں۔ان تجزیات میں ادائیگیوں وتصفیات کے میکانیوں کی عوالیت، اسٹاک اورحصص کے امانتیوں کی ریکارڈ رکھنے اور حفاظت بندی کی عوالیت بھی شامل ہے۔

امانت بذریعہ ڈاک۔ وہ رقم جوکسی بینک کو اس کے گاہک کے کھاتے میں جمع کرنے کی غرض سے ڈاک سے وصول ہو۔ یا امانت کی رقم بینک کے کاؤنٹر پر پیش کرنے کے بجائے اس کی ڈاک سے ترسیل کی جائے۔

کمترین میزان کی بحالیت۔ کھاتے میں سب سے کم تر مقررہ بقائے کا رکھنا۔اگر یہ بقایا مقررہ حد سے کم ہوجائے تو کھاتے کو لاصلہ تصورکر کے بند کردیا جاتا ہے۔ یا کھاتے دار سے اتفاقی چارجز وصول کیے جاتے ہیں۔

منضبط کرنسی۔ ایسی کرنسی جس کی قدر مبادلہ کا انتظام اورکنٹرول کوئی مرکزی بینک یا زری ایجنسی کرتی ہو۔خصوصاً وہ کرنسی جس کی شرح مبادلہ کا کنٹرول مرکزی بینک کے ہاتھ میں ہو۔

مناظمت کی فیس۔ کسی خریطے، فنڈ، کاروبار یا کمپنی کو چلانے کے لیئے عائدکردہ مصارف، جو یا توان اوسط اثاثوں کے فیصد کے حساب سے ہوتے ہیں جن کو چلانا مقصود ہو۔ یا یہ مصارف ایک معینہ مدت کے لیے مقررہ رقم کی صورت میں طے کئے جاتے ہیں جوعموماً سالانہ بنیاد پر رکھی جاتی ہے۔

مناظمت کی معلومات کا نظام۔ کسی تنظیم کے اندر معلومات مہیا کرنے اور فراہم کرنے کا ایک نظام، جوفی زمانہ کمپیوٹر کے نیٹ ورک اور پروگراموں پر مشتمل ہوتا ہے جواس طرح ترتیب دیے جاتے ہیں کہ مناظمت اورنگراں کاروں کو مطلوبہ معلومات بروقت حاصل ہوجائیں۔ اعدادی پروسیائی اورمعلومات کا ایک ایسا وضع کردہ نظام جوموجودہ معلومات کوان تک پہنچائے جوفیصلہ سازی کے ذمہ دار ہوں۔

مندیت۔ یہ اصطلاح بینکاری اور بین الاقوامی مالیات میں اختیار یا اقتدار تفویض کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو کسی گروپ یا ادارہ کو مخصوص کام یا تاجرت کرنے کے لیے دی جاتی ہیں۔

مندیاتی تبدلیاب قرضی تمسکات۔ قرض کے ایسے تمسکات جو مندیتی طور پر ایک دوسرے تمسک سے خصوصاً عمومی اسٹاک سے پہلے سے طے شدہ قیمت پر تبدیل کئے جا سکیں۔

مارجن۔ بینکاری میں مارجن سے مراد وہ فرق ہے جو قرض گاریوں کی آمدنی اور قرض گاری کی لاگت کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی کاروبار میں یہ لاگتوں اور فروخداریوں کے مابین فرق ہے جسے فروخداریوں کے فی یونٹ کے حساب سے پورے کاروباری تاجرات پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ مبادلہ خارجہ کی شرحوں میں اس سے مراد وہ پریمیم یا کٹوتی ہے جو حاضر شرح سے وضع کر لی جاتی ہے یا اس میں جمع کر دی جاتی ہے۔ یا وہ فرق جو کہ مکفولہ کی مالیت اور اس قرضی رقم کے درمیان ہو جو اس کی کفالت پر حاصل کی گئی ہو۔

- **بینکاری کا مارجن۔** (اندراج دیکھئے)
- **کمائیوں کا مارجن۔** اس سے مراد خالص منافع کی وہ رقم ہے جو جملہ کمائو اثاثوں سے تقسیم کرنے پر حاصل ہو۔
- **کمائی کا خام مارجن۔** بینکاری میں یہ مارجن سود کی خام آمدنی کو جملہ کمائو اثاثوں سے تقسیم کر کے حاصل ہوتا ہے۔
- **سودی مارجن۔** (اندراج دیکھئے)
- **وساطت کا مارجن۔** (اندراج دیکھئے)
- **نفع کا مارجن۔** (اندراج دیکھئے)

مارجن کال۔ خریطی سرمایہ کاریوں کے ضمن میں مارجن کال اُن سرمایہ کاروں کو دی جاتی ہے جنھوں نے وسطیاروں یا تمسکاتی ڈیلروں سے، یعنی کہ ان قرضگاروں سے، اپنے اکاؤنٹ پر مزید تمسکات خریدنے کے لئے قرض لیا ہو۔ جب کہ وہی تمسکات مکفول کی گئی ہوں یعنی کہ کفالے کے طور پر رکھی گئی ہوں، اور اُن تمسکات کی بازاری قیمت پہلے سے طے شدہ سطح سے اتنی گر گئی ہو کہ وہ تمسکاتی کفالہ مضرور ہو چکا ہو۔ اس صورت میں مارجن کے قرضی معاہدے کے تحت قرضگار و سطیارہ مارجن قرضے کو خواہ پوری طور پر یا اُس کے ایک حصے کو ادائیگی کے لئے واپس کال کرتا ہے جس کی رقم قرضدار کو نقدی میں دینی پڑتی ہے۔ اگر قرضدار یہ ادائیگی نہ کر سکے تو قرضگار کو یہ حق ہوتا ہے کہ وہ سرمایہ کار کے خریطے میں سے ایک حصے کا سیالینہ کر کے مارجن کال کی مطلوبہ رقم پوری کر لے۔ اس قسم کی ناگہانی خاص طور پر بازاروں کی سیمابی سے پیدا ہوتی ہے، یا تمسکات کی مالیت میں تیز تبدیلیوں سے ہوتی ہے، یا سرمایہ کار کے خریطے میں سیالیت کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے، یا سرمایہ کار کی خطراتی اسٹاک کے پھیلے ہوئے معرض وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ان وجوہات سے سرمایہ کار نے اپنے وسطیارے یا ڈیلر کے پاس رکھا ہو سرمایہ کاری خریطہ مجروح ہو جاتا ہے۔

مارجن برائے کفالہ۔ کفالہ کی بازار کی مالیت کا وہ حصہ جو قرض کی رقم سے زائد ہو۔ قرض گار خاص طور پر اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ قرض کی رقم کفالہ کی جانچ کردہ مالیت سے کم رکھیں، کیونکہ دیفال کی صورت میں کفالہ کی موجودگی کے باوجود حصولی میں معقول مصارف ہو جاتے ہیں۔ یا جبریہ فروخت یا مظرب فروخت میں بھاری نقصان ہوتا ہے۔ لہٰذا کفالہ میں ایک مارجن رکھا جاتا ہے۔

مارجن قرض۔ خریطی سرمایہ کاری میں یہ قرض کوئی سرمایہ کار، مارکیٹ کی سودی شرحوں پر کسی وسطیاری فرم سے یا تمسکاتی ڈیلر سے لیتا ہے، جن کے پاس سرمایہ کار کا خریطی کھاتہ ہو۔ اس قرض سے سرمایہ کار اپنے خریطہ میں اضافے کے لئے تمسکات خریدتا ہے۔ مارجن کا کفالہ یہ نئے تمسکات ہوتے ہیں یا ان کے ساتھ دوسرے تمسکات بھی شامل کر دیئے جاتے ہیں جو کہ خریطے میں پہلے ہی سے موجود ہوں۔ قرض کی رقم خریطے کی خالص ساکھ کے ایک حصے پر مشتمل ہوتی ہے اور اُن طرام اور شرائط پر ملتی ہے جن میں مارجن کے قائمی مطلوبات کہا جاتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مطلوبہ تمسکات کی مالیت سے منسلک ہے، یعنی کی وہ مالیت جسے مکفول کیا گیا ہو۔ عموماً اس کی یوں صراحت کی جاتی ہے کہ اسٹاک مارکیٹ میں مخلفانہ رجحان کی وجہ سے اگر مارجن تمسکات کی مالیت ایک تہائی گھٹ جائے، تو پھر مارجن قرض واپس کال کیا جائے گا اور وہ نقدی میں ادائیاب ہوگا، یا اُسی مالیت کے دوسرے تمسکات میں۔ اس لئے سیمابی تمسکات کے لئے مارجن کے قائمی مطلوبات اونچے ہوتے ہیں، وگرنہ تمثیلاً قیمت خرید کا ایک تہائی ہوتے ہیں۔ اگر تمسکاری بازار چڑھ رہے ہوں تو سرمایہ کار یہ مارجن قرضے اس اُمید میں لیتے ہیں کہ مارجن قرضے کی لاگتوں سے کہیں زیادہ جلد سرمایائی نفع ہوگا۔ لیکن اگر یہ قیاس کھٹے نکلیں، یا بازاری رخ پلٹ جائے تو پھر سرمایہ کار کو بہت نقصان درپیش ہوتا ہے۔ اور اوپر سے مارجن قرضے واپس کال کئے جا رہے ہوتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کہ لاگتی قرضے نقصانات کروانے اور بھروانے کو لئے گئے ہوں۔ لہذا خریطی سرمایہ کاریوں میں مارجن قرضے بڑے سرمایائی نفع کی بازاری لاگتوں پر مالیاتی کا آسان ذریعہ گنے جاتے ہیں، لیکن وہ قرضی رقوم پر بڑے نقصانات کا بھی ذریعہ بن سکتے ہیں۔ لہذ احتیاطی سرمایہ کاری کے لئے سخت گیر ڈسپلن مطلوب ہوتی ہے۔ اس کا ایک حصہ مارجن کے قرضوں پر معرضی حدود ہوتی ہیں اور ساتھ میں واپس کال کرنے کی بندشات بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اس سے کہیں بڑھ کر سرمایہ کار کی خود اپنے سرمایتی افعال اور پالیسیوں کی ڈسپلن ہے۔

مارجی قرض دار۔ ایک قرض گار کے نزدیک اعلیٰ قرض دار کے مقابلے میں مارجی قرض دار زیادہ خطرے کا باعث سمجھا جاتا ہے۔ اس کو قرضے کی زیادہ کڑی شرائط کی تشفی کرنا ہوتی ہیں۔ یا زیادہ مستحکم کفالہ، یا زیادہ تحفظ، یا قرض کی ضمانت پیش کرنا پڑتی ہے، یا بلندتر شرح سے سود ادا کرنا ہوتا ہے، یا قرض کی اضافی لاگت بطور پیش فیس، قرضی نقاط یا قرض کی شرحی فیس برداشت کرنا ہوتی ہے۔

مارجی لاگت۔ یہ کسی برحصل یعنی کسی پیداوار کی مارجی اکائی کی لاگت ہے۔ یہ لاگت بالعموم پیداوار کے ابتدائی مراحل میں پیداوار کی اوسط لاگت سے کم تر ہوتی ہے بشرطیکہ کاروبار یا ساختمانی اکائی میں صنعت کی نصبیہ صلاحیت زائد ہو۔ اگر یہ نصبیہ صلاحیت مکمل طور سے استعمال میں ہو تو مارجی لاگت، اوسط لاگت کے مقابلے میں تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اس کے واسطے پیداواری سہولتوں میں توسیع کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لیے الگ الگ رقم کے بجائے معقول مستقل مصارف کے واسطے یک مشت رقم فراہم کرنا ہوتی ہے۔

بازار پر مبنی تناسبات۔ یہ نفع آوری کے مختلف تناسبات ہیں جن کا حصص کی بازار کی مالیت اور کمپنی کی کمائیوں کا لحاظ کرتے ہوئے حساب لگایا جائے۔ مثال کے طور پر فی حصہ کمائیاں یا حصافے، عام اسٹاک کا حصالہ، اداشدہ حصافے جو حصص کی رواں مالیت پر مبنی ہوں۔

بازار کی سرمائیت، کمپنی کے لئے ۔ ایک کمپنی کی مالیت جو اس کے جاری کردہ اور واجب الاداعام اسٹاک کی بازار کی قیمت سے متعین ہو۔اس کا حساب اجمالی حصص کی تعداد کو حصے کی بازار کی قیمت سے ضرب دے کر لگایا جاتا ہے۔

بازار کی سرمائیت، اسٹاک ایکس چینج ۔ یہ ان تمام کمپنیوں کے سرمایہ کی مجموعی مالیت ہے جو کسی اسٹاک ایکس چینج میں درج ہوں۔ یہ اسٹاک مارکیٹ کا وہ مظہر ہے جو اسٹاک مارکیٹ میں درج شدہ جملہ یا منتخبہ کمپنیوں کے حصص کی بازار کی قیمت کو ان ہی کمپنیوں کے مجموعی اجمالی حصص سے ضرب دے کر متعین کیا جاتا ہے۔

بازار کی تصفیاتی قیمت ۔ یہ ایک معاشی اصطلاح ہے جو ایک شے کی ایسی قیمت کا اظہار کرتی ہے جہاں اس شے کی رسد اور طلب میں توازن پایا جائے، یعنی ایک ایسی قیمت جہاں طلب یا رسد کے ایزاد کے بغیر بازار خالی ہو جاتا ہے۔

بازار کی شرحات سود ۔ بازار کی شرحات سود جو بازار کے رجحانات کی متعین کردہ ہوں اور جن میں فنڈ کی لاگت، ثالیثہ کی لاگت اور ان مجموعی مالیاتی اور معاشی حالات کی عکاسی کرتی ہوں جو کسی وقت پر موجود ہوں۔

گوشۂ بازار ۔ بازار کا وہ گوشہ یا قطعہ جس کے لیے کوئی کمپنی یا اس کی پیداوار زیادہ موزوں ہو۔ یا بازار کا وہ حصہ جس پر کسی کاروبار، کمپنی یا بینک نے اپنا بازاری اختیار جما لیا ہو۔

بازاری قیمت ۔ یہ کسی شے کی بازار میں مروجہ قیمت ہے۔ یہ رسد اور طلب کی بازاری قوتوں کی متعین کردہ کسی شے کی وہ قیمت ہے جو رسد اور طلب کی قوتوں کی عکاسی کرے یا جو اس شے کی قلبی قدر کی عکاسی کرے۔ بازاری قیمت، مناظمہ قیمت کے برعکس ہے جو قیمتوں کے بازاری طرز ینہ میں مداخلتوں کے نتیجے میں رائج ہوتی ہے۔

فی حصہ کی بازاری قیمت ۔اسٹاک ایکس چینج میں حصے کی وہ رواں یا موجودہ قیمت جو حصے کی قیمت اجراء سے کم یا زیادہ یا اس کے مساوی ہو سکتی ہے۔ بازار کی یہ قیمت حصے کی طلب و رسد، بازار کے حالات، سرمایہ کاروں کی توقعات اور متعلقہ کمپنی یا کاروبار کی حالیہ فعالیت کے پیش نظر مسلسل کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔

بازار کی شرح ۔سود کی مروجہ شرح یا تمسکات حصص اور اشیاء کے بازار کے رواں یا مروجہ نرخ جن پر بازار میں تجارت کی جائے یا جن پر سودے طے کیے جائیں۔

بازار کے تناسبات ۔ انھیں قدر ینہ کے تناسبات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ تناسبات کسی کمپنی کے حصص کی بازاری مالیت کا پیمانہ ہیں جن کی تجارت تمسکاتی بازار میں کی جا رہی ہو۔یعنی کہ یہ تناسبات سرمایہ کاران کو کسی کمپنی کی مالیت کا اندازہ لگانے میں معاون ہوتے ہیں۔ جو کہ کمپنی کے حصہ کی قیمت کے طور پر تخمین کی جاتی ہے جب کہ یہ قیمت فی حصہ کمائی کا کئی گنا ہوتی ہے۔ یہ تناسبات کسی کمپنی کے حصص کے اجراء کی لاگت کا بھی پیمانہ فراہم کرتے ہیں۔

یہ تناسبات مندرجہ ذیل ہیں۔

- قیمت اور کمائی کا تناسب
- ادائیگات کا تناسب
- حصافہ اور حصالہ کا تناسب
- بازاری مالیت کا کتابی مالیت سے تناسب

بازار کا قطعہ۔ کسی بھی بازار کو اس کے کئی قطعات میں یا کئی ٹکڑوں میں منقسم یا منفرد کیا جا سکتا ہے جب کہ ہر قطعہ کی درجیاتی پیداوار کے امتیازات پر یا ابدائی گاہکوں کی بنیاد پر یا کسی بھی کاروباری لائن کی مہارتی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ کسی بھی کاروبار کی داغ بیل ڈالتے وقت یہ ایک معیاری طرزِ عمل ہے اور بازار گاری کا ایک مرکزی فیچر ہے جسے کاروبار تزدیراتی طور پر اپناتے ہیں۔

بازار کی قطعہ بندی۔ یہ قطعہ بندی بازاری طرزینہ کی معرفت یا نیم قانونی مروجات کے معرفت وجود میں آتی ہے۔ اس کا انحصار قیمت کے تفرق، پیداوار کے امتیازات یا گاہکوں کی نوعیت اور آمدنی کے مدارج پر منحصر ہے۔ اس طرح بازار ایسے حلقوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں جہاں شرکائے بازار، ان شرائط اور طرام پر تاجرات کرتے ہیں جن کا اطلاق اس مخصوص قطعے میں ہوتا ہے۔

- **بینکاری میں** قرضی بازار کی قطعہ بندی قرض خواہوں کی نوعیت پر مبنی ہے جو کہ اعلیٰ اور غیر اعلیٰ قرض خواہان، طویل مدتی اور قلیل مدتی قرض خواہان، مستقل گاہک بہ مقابل نئے گاہک، قرض خواہوں کی قطعہ بندی، کاروباری سرگرمی یا جگہ کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔
- **کاروبار میں** قطعہ بندی صناعی امتیازات پر مبنی ہوتی ہے جو گاہکوں کی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق اپنی بنیادی پیداوار یا مصنوعات میں معمولی ردوبدل کر کے فروخت کے لیے پیش کرتے ہیں۔ البتہ جو قطعہ بندی قیمت پر مبنی ہوتی ہے وہاں ایک ہی بنیادی پیداوار یا شے کی قیمت اس طرح تبدیلات کے ساتھ مقرر کی جاتی ہے جو مختلف آمدنی والے گاہکوں کے لیے موزوں ہو۔

بازاری قدر یا مالیت۔ یہ کسی شے کی وہ قیمت ہے جو کہ خریدار ادا کرنے پر تیار ہو۔ یہ بازار کی وہ قیمت ہے جو کہ رسد وطلب کی بازاری قوتوں کی وجہ سے متعین ہو جس کے بہت سے خریدار اور فروخدار ہوں۔ یا کسی شے کی موجودہ یا حصولی مالیت، اگر اسے فروخت کر دیا جائے۔ یہ اپنی منفرد حیثیت کا اہم نشان حوالہ ہے خصوصاً بازار پر مبنی معیشتوں میں، جہاں کہ وسائل کی تخصیص اور ان کا استعمال معیشت کی ہر سطح پر ایک قدرینہ کے نظام کے تحت کیا جاتا ہے۔ جسے بازار کی متعین شدہ مالیت پر استوار کیا گیا ہو۔ یہ مالیت ہر ایک کاروباری یا مالیاتی تاجرت کی مرکزی اساس ہے۔ اور خالص ساکھ وری کو متعین کرنے کا یہ ایک محور یا مدار ہے، خواہ وہ اشخاص کی ہو کاروباروں کی ہو یا کمپنیوں کی ہو۔ معیشتوں کے نظام کی بقاء کا انحصار اس قدرینہ کے نظام پر ہے جس کا سنگ بنیاد اشیاء وخدمات کی بازاری مالیت پر ہے۔

بازاری مالیت کا کتابی مالیت سے تناسب۔ یہ کسی کمپنی کی بازاری قدرینہ کا اظہار کرتی ہے کیونکہ یہ فی حصہ کتابی مالیت کے ساتھ فی حصہ بازاری مالیت کا تناسب ہے۔ یہ خالص مالیت کی تخلیق کی بھی نمائندگی کرتی ہے اگر تناسب ایک سے زیادہ ہو۔ (اندراج دیکھئے)

قابل فروخت اثاثے۔ ایسے اثاثے جو بازار میں ان خریداروں کو فروخت کیے جاسکتے ہوں جو ان اثاثوں کو خریدنا یا حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

قابل فروخت کفالہ۔ ایسا کفالہ جس کی بازار میں معقول طلب ہو، یا بطور کفالہ ایسی جائداد جو بہت آسانی سے اور بلا کسی نقصان کے فروخت ہو سکے۔ یہ محتاط قرضگاروں کا ایک بنیادی مطلوب ہے۔

قابل فروخت کھیپ۔ بازار تمسکات کے عمالات میں یہ حصص کی وہ معینہ تعداد یا اس کے مضاعف ہیں جو اسٹاک ایکس چینج میں خرید و فروخت کے لیے قابل قبول ہوں۔ اگر بالفرض حصوں کی قابل فروخت کھیپ ایک سو ہو تو ان حصوں کی تعداد قابل فروخت بنانے کے لیے ایک سو حصوں کو اکٹھا کرنا ہوگا، یا سو سو حصوں پر مشتمل کھیپوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔

قابل فروخت تمسکات۔ ایسے تمسکات جو بلا کسی نقصان کے جلد فروخت کئے جاسکیں۔ یہ بالعموم وہ تمسکات ہوتے ہیں جو کہ فہرست میں شامل ہوں یا ایسے تمسکات جن کا کاروبار ثانوی بازار میں ہو سکے۔

میلاپی۔ حسابیات میں یہ کسی ایک مد سے منسلک آمدنی یا محصول کو اس مد کے اخراجات یا اس درجے کے اخراجات کے ساتھ رپورٹ کرنے کا اصول ہے۔ بینکاری میں یہ اثاثوں اور واجبوں کی عرصیتوں کو ہم آہنگ کرنے کا عمل ہے۔

عرصیہ قرض۔ وہ قرض جس کی مدت ادائیگی کے لحاظ سے ختم ہو چکی ہو اور اب واجب الادا ہو۔

عرصیت۔ وقت کا وہ معینہ عرصہ جو کسی واجبے یا اثاثے کی مدت کے لیے اس کے آغاز پر مخصوص کر دیا گیا ہو۔ جیسے عرصیت۔

- **برائے قرض۔** وہ مخصوص مدت جس کے لیے قرض دیا گیا ہو اور جس کے خاتمے پر قرض کی ادائیگی ہو جانا چاہئے۔
- **برائے واجبہ۔** وہ مخصوص مدت جس کے لیے کوئی مالی لازمہ قبول کیا گیا ہو اور جس کا تصفیہ، عرصیت کی تاریخ پر ہو جانا چاہئے۔
- **میعادی بل کے لیے۔** وہ تاریخ جس پر یہ بل اپنے دوران کے مطابق واجب الادا ہو۔
- **بانڈ کی تاریخ۔** بانڈ کی مدت کے خاتمے کی وہ تاریخ جس پر بانڈ کو لازمی طور پر ادا کیا جانا ہو۔

عرصیت میں عدم مطابقت۔ کسی مالیاتی ادارے کے لیے عرصیت میں عدم مطابقت سے مراد وہ صورت حال ہے جب کہ اس کے واجبات کی مدتیں اس کے اثاثوں کی مدتوں سے مختلف ہوں یا ہم آہنگ نہ ہوں۔ یعنی واجبات کے تحت جو مالیاتی لازمے قابل ادائیگی ہوں ان کی ادائیگی کی تاریخ اس کے اثاثوں کی آمدنی کے درسیلانوں سے مختلف ہو۔ اور اس وجہ سے مالیاتی ادارے کو ناسیالیت کا سامنا کرنا پڑے اور اسے عدم مطابقت کی صورت حال میں سنگین مالیاتی مسائل سے دوچار ہونا پڑے۔

عرصیت میں عدم مطابقت، بینکوں کے ضمن میں۔ یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب طویل مدتی قرضوں کی رقم کاری قلیل مدت والی امانتوں یا قرضوں سے کی جائے، اس طرح بینک کو واجبے کے معرضی خطرے سے دوچار ہونا پڑے۔ اگر عرصیہ امانتوں کی جگہ نئی امانتیں بروقت حاصل نہ کی جاسکیں اور نئے قرضے فراہم نہ ہوسکیں جن سے اس مالیاتی خلا کو پر کیا جاسکے جو اس کے قرضی خریطہ پر وصولدہ رقوم اور بینک کے قرضوں اور قلیل مدتی والی امانتوں کی ادائیگیوں کے درمیان واقع ہوں تو بینک اپنے آپ کو سیالیت کے دباؤ میں محسوس کرے گا۔ اور اس کو بازار کی لاگتوں سے زائد شرح سود پر ہنگامی قرضے حاصل کرنا ہوں گے، خصوصاً ایسے مواقع پر جب سود کی شرحوں میں اضافہ ہورہا ہو۔ اس طرح اس کو اپنے کاروبار پر خاصے نقصانات برداشت کرنا پڑیں گے۔

عرصیت کی وضع۔ یہ اثاثوں اور واجبات کا ایک اوقات نامہ ہے جس میں ان کی درجیت ان کی ادائیگی کی مدت یا تاریخ کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ جس سے مالیانی یا رقم کاری کے ارتکاز اور ان کی ضروریات کا پتہ چل جاتا ہے، خصوصاً ان واجبات کے ضمن میں جو مختلف اوقات میں واجب الادا ہوں۔ اسی طرح عرصیتوں کی وضع اور ان کے تجزیات سے ان مالیاتی ذرائع کی فراہمی کا علم ہوجاتا ہے جب اثاثے مختلف اوقات میں واجب الوصول ہوں۔ یوں عرصیت کی وضع اور اس کا تجزیہ رقم کاری اور مالیات کے فیصلوں اور خریطوں کے انتظام کے لیے ایک اہم ترین وسیلہ ہے۔ عرصیت کی وضع کی عدم مطابقت شدید عدم سیالیت کا باعث ہوسکتی ہے اور اگر مناسب طور پر اس کا انتظام نہ کیا جائے تو یہ نقصانات کا سبب بن سکتی ہے۔

- **امانتوں کے ضمن میں۔** عرصیت کی وضع ان امانتوں کا اوقات نامہ ہے جو بینک کے پاس جمع کی گئی ہوں اور جو مختلف نوعیت کی امانتوں پر مشتمل ہوتی ہیں، اور جن کی درجیاتی ان کی ادائیگی کی مدت کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ بینکوں کے پاس امانتی رقوم کتنی مخصوص مدت کے لیے قرض گاری کے لئے موجود ہیں۔
- **واجبات کے ضمن میں۔** عرصیت کی وضع واجبات کا اوقات نامہ ہے جو واجبات کی واجب الادا تاریخ کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔ ایک بینک کے لیے یہ بڑی حد تک امانتوں اور بینک کے لیے ہوئے قرضوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- **قرضوں کے ضمن میں۔** عرصیت کی وضع غیر ادا شدہ قرضوں کا اوقات نامہ ہے۔ یعنی کہ ایک بینک کے قرضی خریطے کی درجیاتی اس مدت کے اعتبار سے کی جاتی ہے جس مدت کے لئے قرضے فراہم کیے گئے ہوں۔
- **ادائیگیوں کے ضمن میں۔ عرصیت** کی وضع ادائیگیوں کا وہ اوقات نامہ جو ان تاریخوں کے مطابق ہو جن پر ادائیگی واجب ہو۔

بیشترین قرض۔ کسی قرض خواہ کو قرض فراہم کرنے کی حد وہ بیشترین رقم ہے جو ایک قرض خواہ کو بطور قرض دی جاسکتی ہو۔ یا وہ حد جو ایک قرض خواہ کے لئے بینک نے اپنی جانب سے محتاطیہ ضوابط یا کسی اور ضابطے کے مطابق متعین کیا ہو۔

درمیانی اور طویل مدت۔ ایک سے تین سال تک کی مدت کو درمیانی مدت اور تین سال سے زیادہ کی مدت کو طویل مدت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ عرصہ ہے جنہیں مالی سودوں یا سرگرمی کی قسم کے مطابق طے کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد بچت کرنے والوں، امانتوں، قرض گاروں، قرض داروں اور مالیاتی بازار کے دیگر شرکاء کا افق وقت ہے۔

درمیانی اورطویل مدتی قرضے۔کسی کمرشل بینک کے لیے اس کا انحصار بینک کی قرضگاری کے کاروبار کی نوعیت پر ہے جس میں وہ مشغول ہو۔پھربھی وہ کمرشل قرضے جن کی ردائیگی کی مدت ایک سے تین سال کے درمیان ہو،ان کو عام طور پر درمیانی مدت کےقرضے کہا جاتا ہے۔جب کہ تین سال سے زائد مدت والےقرضےطویل مدتی قرضے کہلاتے ہیں۔

رکن بینک۔ امریکی بینکاری میں تجارتی بینک جوفیڈرل ریزروسسٹم کا رکن ہو۔ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تمام قومی بینک خودبخود اس نظام کے رکن ہوجاتے ہیں۔جب کہ ریاستی فرمان کے تحت قائم ہونے والے بینکوں اور باہمی بچتوں کے بینکوں کواس نظام کارکن بننے کا اختیار رہوتا ہے۔

مرچنٹ بینک۔ برطانوی بینکاری میں وہ مالیاتی ادارہ جوسرمایہ کی مالکاری کے کاروبار میں مشغول ہو،جیسے تمسکات کی ذمہ نویسی اوراجراء،قرضے پرمبنی سرمایہ کاری مالیات کا انتظام۔یہ بینک خودبھی سرمایہ کاری کرتا ہے مثلاً کمپنیوں کی لیوراجی خریداری میں یاان کے مدغام اورتحاصل کے لیے گاہکوں کی جانب سے یااپنی طرف سے سرمایہ لگاتا ہےاوریوں ان سے منسلک خطرات قبول کرتا ہےلیکن قرضگاری کے خطرات میں شامل نہیں ہوتا ہے۔

مدغامات۔دویادوسے زائد وجودوں کا اسی طرح متحد ہونا کہ ایک وجود کے خالص اثاثے دوسرابراست حاصل کرلےاور دونوں کا انضمام ایسے ہوکہ مدغمہ ایک واحد یونٹ بن جائے۔

تصفیے کاطریقہ۔تصفیہ کے معمول کے طریقوں میں براست ادائیگی ،خلاصی گھر کے ذریعے تصفیہ،قرددار کے حق میں تفویض نامہ،ایک مشترکہ واسطے کے ذریعے تصفیہ اورتجارت سے متعلق مقروضیت کا وصولی یا وثیقاتی قرد کے ذریعے تصفیہ شامل ہیں۔البتہ قردی تصفیوں میں مقروض کی جانب سے قردداروں کومختلف طریقوں کے ذریعے ادئیگی ہوتی ہے جس کی روسےکسی واجبے کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔

معاشیات خرد۔ معاشیات کی وہ شاخ جوکہ معیشت کی انفرادی اکائیوں کے معاشی طرزعمل کے مطالعے یا تجزیے سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسے ایک فرم ، ایک گھرانا، ایک سرمایہ کار ،ایک خریدار ، یا ایک فروخدار کے طرزعمل اور ان کے تجزیات۔(اندراج دیکھئے)

مالیات خرد۔ایک مضمون یا مطالعاتی موضوع کی حیثیت سے یہ کلاں مالیات کا متضاد کنارہ ہے،جس میں ایک یونٹ کی سطح پر اُس کے مالیاتی اطوار کا تجزیہ یا عوالیت کی جاتی ہے۔اِس زمرے میں زیادہ ترکم آمدنیوں والے یا غریب گھرانے یا اُن کی گھریلو دستکاریوں والے کاروبار شامل ہیں۔قرض گاری کاروبار کی ضمن میں اس سے مراد بہت ہی معمولی سی وہ رقوم ہیں جوبطورقرد بہت ہی چھوٹے قرض داروں کوتقریباً بازاری طرام پردی جائیں جوکہ سب سے کم آمدنیوں والے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں،جنہیں تمثیلی طور پر بینکاری کے ناقابل سمجھا جاتا رہا ہے۔اِس قسم کے خردی قرد کی جانب فارمل مالیاتی اداروں کی توجہ مبذول ہورہی ہے جن میں سے کئی ایک اِسی مقصد کی خاطر قائم کئے جارہے ہیں،کیونکہ مالیات خرد میں غربت کم کرنے کے امکانات کافی ہیں جوکہ گھریلو دستکاریوں اور بالکل معمولی سے گھریلو کاروبار کو فروغ دے کر کیا جاسکتا ہے،خواہ وہ دیہی علاقے میں ہوں یا شہری علاقوں میں ہوں۔

واسطر۔ پیداگراورصارف کے درمیان ، یاخریداراورفروخدار کے درمیان ، یا قرض گاراورقرض خواہ کے درمیان ایک واسطہ جو کہ تاجرت کے دونوں فریقوں سے فیس یا کمیشن لے کرتا جرات کا انتظام کرتا ہے۔

کمترین مطلوب بقایا۔ کسی کھاتے کی کم سے کم بقایارقم جس کا ایک کھاتے دار کو اپنے کھاتے کو جاری رکھنے کے لیے بینک میں رکھنا ضروری ہو۔اگر بقایا اس سطح سے کم ہوجائے تو کھاتہ بندکر دیا جاتا ہے یا اس کو غیر نفع یاب قرار دے دیا جاتا ہے جس پر بینک خدمت کے مزید چارجز وصول کرتا ہے۔بینکوں کو بھی اپنے تصفیہ گھروں میں بلاسودی بقایا رکھنا پڑتا ہے تاکہ اس سے تصفیہ کے مطلوبات پورے ہوسکیں۔

کمترین مطلوبہ سرمایہ۔ کسی کاروبار یا بینک کے لیے اجراءشدہ سرمائے کا وہ عوضیہ جس کا بینک یا کمپنی کے وجود میں آنے یا کاروبارشروع کرنے سے قبل وصول ہونا ضروری ہے۔

کمترین سرمایہ کے معیارات۔ سرمایہ کی وہ کمترین رقم جوواجبات کے لحاظ سے یا اثاثوں کے لحاظ سے معیاری قراردی گئی ہوتا کہ کم ازکم اتنا سرمایہ موجود رہے۔بیسل معاہدہ کے رہبرائے کے تحت جسے پاکستان نے اختیار کیا ہے، سرمایہ کا کمترین معیار اکتفائیت سرمایہ کے تناسب کے طور پر 8 فیصد متعین کیا گیا ہے جسے تمام منشوری بینکوں کو رکھنا پڑتا ہے۔

اقلیتی مفاد۔ وہ مفاد جو کسی ذیلی کمپنی کو کنٹرول کرنے کے لیئے ناکافی ہو۔یعنی کسی ذیلی کمپنی میں اصل کمپنی کے علاوہ دوسرے حصے داروں کا مفاد، جب کہ اصل کمپنی ذیلی کمپنی کے سوفیصد حصوں سے کم کی مالک ہو۔

غلط درجیاتی قرضے۔ ایسے غیر فعالی قرضے جو بے جا طور پر غلط انداز سے اونچے یا بہتر زمرے میں درجیہ کیے گئے ہوں،لیکن نافعالی قرض کے زمرے میں آتے ہوں۔

جدید بینکاری۔ بینکاری کے وہ رواج جو جدید ترین تیکنیکات اور طریقات استعمال کرتے ہوں اور گاہکوں کو خدمات کا ایک توسیع شدہ سلسلہ پیش کرتے ہوں۔یا بینکاری کے عملات جو بین الاقوامی معیارات کے ہم پلہ ہوں۔

زری مجموعے۔ ان سے مراد زر کی رسد اور اس کے مجموعے کے اجزائے ترکیبی ہیں۔ جیسے کرنسی ،امانتیں ، بینکاری قرد، سرکاری اورنجی شعبے کی قرض گیریاں، مالیاتی بچتیں جو بینکوں اور غیر بینکی مالیاتی اداروں کے پاس ہوں،نظام بینکاری کے محفوظات اور غیر ملکی کرنسی کی امانات ومیزانات۔

زری مقتدرہ۔ مرکزی بینک، یا وہ نامزد زری مقتدرہ جو زری پالیسیوں کی تشکیل اوران کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ دار ہو۔ اور جو مالیاتی نظام کو، خصوصاً نظام بینکاری کے عملات کی نگرانی اور کنٹرول کرے، مہنگائی کو کنٹرول میں رکھے ،کرنسی کی اندرونی اور بیرونی مالیت کو ،یعنی دونوں جگہ مستحکم رکھنے کی کوشش کرے۔کرنسی اور نظام بینکاری پر عوام کا اعتماد برقرار رکھے، اورکنٹرول کے نظام، قاعدوں اور ضابطوں سے زری استحکام کو بحال رکھے جو معیشت کے استحکام وفروغ کے لیے ضروری ہے۔

زری بنیاد۔ اس میں وہ زیرِ گردش کرنسی شامل ہوتی ہے جو غیر بینکی عوام کے پاس ہو۔ نیز وہ کرنسی جو بینکوں کی تجوری میں ہو۔ مزید براں بینکوں کی وہ رقم جو مرکزی بینک کے پاس بطور امانت محفوظ ہو۔ یوں زری بنیاد، زر کی رسد کا منبع ہے۔ یعنی محفوظہ کے مطلوبات اور کرنسی کے پھیلاؤ پر کنٹرول کے ذریعہ زری بنیاد کو مکمل طور پر قابو رکھا جاسکتا ہے۔

زری کنٹرول۔ زری کنٹرول سے مراد وہ عوامل ہیں جو کہ مرکزی بینک یا زری مقتدرہ بروئے کار لاتی ہے۔ زری پالیسیوں کے تحت یہ ایک طاقتور میکانیہ ہے جسے معاشی اور زری استحکام حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یوں زری کنٹرول مہنگائی کو قابو میں رکھتا ہے تاکہ قیمتوں میں استحکام برقرار رہے تاکہ شرح سود اور شرح مبادلہ بھی مستحکم رہے۔ زری کنٹرول بنیادی طور پر زر کی رسد کو اور بینکاری نظام کے قرضوں کے کنٹرول پر مشتمل ہے تاکہ معیشت کی مجموعی طلب کی سطح کو استوار کیا جائے۔ نیز زری کنٹرول کے لئے ایک وسیع زمرے کے مالی کنٹرول کے نصیرایات بروئے کار لائے جاتے ہیں جو نظام بینکاری اور دوسرے مالیاتی اداروں کے اعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ زری کنٹرول کا نظام اور اس کی مؤثریت اُس زری پالیسی کی کامیابی یا ناکامی کا تعین کرتے ہیں جس پر مرکزی بینک عمل پیرا ہو۔

زری کنٹرول کے نصیرایات۔ اس میں طاقتور ذرائع اور میکانیات کی ایک لڑی شامل ہے جو مرکزی بینک کو دستیاب ہوتا ہے۔ جس میں زر کی لاگت اور رسد اور سیالیت کا انصرام، بینکاری قرضے اور معیشت کی مختلف شاخوں میں ان کا استعمال اور ان کی تخصیص شامل ہے۔ اس کے علاوہ وہ نصیرائے بھی شامل ہیں جو شرح سود اور اس کی وضع پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جیسے کٹوتی کی شرح سود، صراحت کردہ شرحوں پر لاراست یا براست کنٹرول۔ زری کنٹرول درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

- وہ کنٹرول جو بینک کی سیالیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جیسے سیالیت کے مطلوبات، یا کھلے بازار کے عمالات جو سرکاری تمسکات اور خزانے کے بلوں کی خریداری یا فروخت پر مشتمل ہوں جن سے سیالیت پر اثر پڑے۔
- وہ کنٹرول یا محفوظوں کے مطلوبات جو بینکاری قرضوں کی لاگت اور رسد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- کنٹرول کے صوابدیدی وسیلے یا نصیرایات جو بینکاری کے قرضوں کی فراہمی اور اس کی لاگت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ خصوصاً اگر بازار کے میکانئے کمزور ہوں یا مطلوبہ مقاصد کے حصول میں ناکافی ہوں۔

چنانچہ، زری کنٹرول کے نصیرایات زری پالیسی اور ان کی مؤثریت کا تعین کرتے ہیں، یعنی کہ زری پالیسی کامیاب رہے گی یا ناکام ہوگی۔

زری توسیع۔ زر اور قرد کے حجم میں یا ان کے مجموعے میں توسیع جو کہ زیرِ گردش زر، بینکوں کی امانتیں اور زری مجموعوں کے دیگر اجزاء میں اضافہ پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے مجموعی زری طلب میں اضافہ ہوتا ہے جو قیمتوں کی سطح، سود کی شرحوں اور مبادلہ کی شرح پر دباؤ بڑھاتا ہے۔

زری مناظمت ۔ زری مناظمت کا اولین مقصد معیشت میں زری استحکام کو برقرار رکھنا ہے۔ جب کہ استحکام سے مراد ہے قیمتوں کا استحکام، شرح سود کی پوری وضع کا استحکام، اور شرح مبادلہ کا استحکام یا ان کو برقرار رکھنا۔ یوں زری مناظمت سے مراد زری مجموعوں کو یعنی رسد زر اور بینکاری قرضوں کو ایک پسندیدہ سطح پر برقرار رکھنا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ شرح سود کی پوری وضع کو ایسی سطح پر برقرار رکھنا ہے جو معاشی پروگرام کے مجموعی مقاصد سے مطابقت رکھتا ہو تاکہ کساد بازاری، پس مانیہ اور افراطیہ رجحانات پر قابو رکھا جاسکے۔

زری پالیسی ۔ یہ پالیسی مرکزی بینک ،حکومت ، یا زری مقتدرہ کے ان اقدامات کی صراحت کرتی ہے جو کہ رسد زر اور اس کی لاگت ، بینکاری قرضے اور اس کی لاگت کو متعین کرتے ہیں اور ان کا کنٹرول ان وسیلوں سے یا ان تصیرایات سے کیا جاتا ہے جو کہ ان مدات پر کارگر ہوں ۔ زری پالیسی کے نمایاں مقاصد میں زری طلب اور بینکاری قرضوں کی طلب کو کنٹرول کرنا ہے تاکہ قیمتوں کا استحکام ، شرح سود اور شرح مبادلہ کا استحکام شامل ہو سکے ۔ اور یوں مجموعی طور پر زری طلب پر کنٹرول کر کے معاشیات کلاں کی سطح پر پائیداری حاصل کرنا یا معاشی احیاء اور نمو حاصل کرنا ، زری پالیسی کے اہم عنصر ہیں ۔

زری پالیسی کے تصیرایات ۔ اس میں مندرجہ ذیل عناصر شامل ہیں ۔

- **کرنسی ۔** اس کا انصرام مکمل طور پر مرکزی بینک کی صوابدید پر ہوتا ہے البتہ یہ معاشی اور مالی رجحانات پر منحصر ہے ۔ کرنسی کی مقدار جزوی طور پر سونے اور زرمبادلہ کی دستیابی سے بھی متاثر ہوتی ہے جو ایک جزوی محفوظاتی نظام کے تحت کرنسی کی اضافی مقدار کے اجراء کے لیے سہارا فراہم کرتی ہے ۔ کرنسی مرکزی بینک کا واجبہ ہے اور مرکزی بینک کی فرد میزان کی ایک بڑی مد ہے ۔
- **کھلی مارکیٹ کے عمالات ۔** ان سے مراد سرکاری تمسکات اور خزانہ بلوں کی خریداری یا فروخت شامل ہیں جو کہ مرکزی بینک کرتا ہے اور جو بینکاری اور مالیات کے نظام کی سیالیت پر اثر انداز ہوتی ہے ۔
- **کٹوتی کی شرح ۔** یہ شرح خاص طور سے بینکاری کی قرض دینے کی کارروائیوں میں سود کی شرحوں پر ، نیز امانتوں پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ کیونکہ یہ مالیات اور بینکاری کے نظام میں معینہ شرح ہے اور بینکوں کی جانب سے قرضہ لینے کی لاگت پر اثر انداز ہوتی ہے اور نظام بینکاری کی سیالیت کی لاگت ہے ۔ اس شرح کا تعین مرکزی بینک کرتا ہے ۔
- **محفوظے اور سیالیت کے مطلوبات ۔** اس میں وہ لازمی محفوظات شامل ہوتے ہیں جو نظام بینکاری کو مرکزی بینک کے پاس رکھنے ہوتے ہیں ۔ اس میں سیالیت کے مطلوبات بھی شامل ہیں ۔ ان دونوں مطلوبات کو امانتی بساط کے تناسبات کے طور پر مرکزی بینک کی جانب سے نافذ کیا جاتا ہے ۔
- **منتخبہ کریڈٹ کنٹرول ۔** یہ اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب بازار پر مبنی انتظامات ناکافی یا غیر مؤثر ہوں اور اس میں بینکاری کے قرضے اور معیشت میں اس کے استعمال کا لاراست یا براست کنٹرول شامل ہوتا ہے ۔
- **صوابدیدی تصیرایات ۔** ان میں بینکاری کی وہ ہدایات شامل ہوتی ہی جو نظام بینکاری کی کارروائیوں کی خصوصی مدوں کو کنٹرول کرنے میں معاون ہوتی ہیں جیسے مارجن کی ضروریات ، زرمبادلہ کے لیے امانت کی ضروریات ، اور قرداری کی توسیع کے مطلوبات ۔

زری اکائی ۔ یہ زر قانونی کی ایک اکائی ہے اور حساب کی ایک اکائی کا کام دیتی ہے ۔ کرنسی کی ایک اکائی جیسے ایک روپیہ ایک ڈالر یا ایک پونڈ اسٹرلنگ ، یہ زری یونٹ یا زری اکائیاں ہیں ۔

زر۔ کلاسیکی انداز میں زر کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ زر قدر کا ایک پیمانہ ہے، یا ایک ذریعہ مبادلہ ہے، یا قدر کا ذخیرہ ہے۔ یہ تعریف گرچہ اب بھی درست ہے، لیکن فی زمانہ یہ ناکافی ہے۔اس کے کئی اسباب ہیں، اولاً تو یہ کہ قدر کے ذخیرہ کے لحاظ سے زر یا نقدی فی زمانہ تاجراتی ضروریات کے ماسوا ذخیرۂ قدر کے طور پر یا بچتوں کے لئے عموماً استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ بچتوں کے لئے یہ کمزور وسیلہ ہے۔ کیونکہ زر کی قدر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ متواتر مہنگائی کی وجہ سے گھٹتی رہتی ہے اور گھل جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نقدی رکھنا خطرناک ہے، پھر یہ بھی ہے کہ بچتوں کو رکھنے کے لئے زر نقدی سے بہتر نصیرایات موجودہ ہیں۔ معاشیاتی مفہوم میں زر نقدی یا زر نامیہ حسابداری کا ایک یونٹ ہے اور خلقی طور پر اس کی اپنی مالیت نہیں ماسواء اشیاء اور خدمات پر اس دسترس کے جس کی عکاسی زر کی اصل مالیت یعنی کہ اس کی قوت خرید کرتی ہے، جو کہ زر اصلی کے وہ میزانات ہیں جنہیں حاملین زر، صرفینہ یا بچتوں کے لئے رکھتے ہیں، اور اس کا انحصار ان کی بین الوقتی ترجیحات پر ہے۔ لیکن چونکہ زر کی اصلی مالیت قیمتوں کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ مسلسل بدلتی رہتی ہے، لہذا سب سے زیادہ اہم زر اصلی کے میزانات ہیں، جن کا تعین زر نامیہ کو قیمتوں کی سطح سے تسویہ کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ جس حد تک زر اصلی کے میزانات اصل اشیاء اور خدمات جیسے وسائل پر دسترس ظاہر کرتے ہیں، ساتھ ساتھ ان وسائل سے منسلک لاگتیں ہیں، اور حاصلات ہیں جو کہ زر اصلی کے میزانات کو رکھنے یا مہیا کرنے کی لاگتیں یا حاصلات ہیں جو ان کی قوت خرید پر لاگو ہوتے ہیں، یا ان سے ایک قدم پیچھے ان کے نامیہ میزانات پر لاگو ہوتے ہیں۔ اس لئے اوپر دی ہوئی زر کی کلاسیکی تعریف بحیثیت زرِ تاجرت ناکافی ہے جب تک زر بطور قدر کے پیمانے کے، یا اس کے میزانات کی قدر یا مالیت کو وقتی لائن سے منسوب نہ کیا جائے، اور قیمتوں میں تبدیلیوں کو شامل نہ کیا جائے۔ مالیاتی ضمن میں زر یا نقدی ایک سیال اثاثہ ہے، اور کسی بھی سیال اثاثے کے مانند اس کا ایک پریمیم ہے جو کہ حامل زر کو بطور حاصل ملتا ہے۔ عارضی سیالیت کے متلاشی خواہ کوئی بھی ہوں، اُن کے لئے اس سیال اثاثے کی تحصلت ایک لاگت ہے جو کہ تنگ سیالت کے وقت سود کی عالی شرح سے بھی تجاوز کر سکتی ہے۔ کلاں مالیاتی سطح پر، زری مناظمت اور کنٹرول کے لئے زر کی جز بندی یوں کی جاسکتی ہے۔

- **زر محفوظہ:** یہ زر امانات کے بینکوں کے وہ نقدی محفوظات ہیں جو کہ مرکزی بینک کے پاس ہوں، خواہ یہ دستوری محفوظات ہوں، یا ایسے محفوظات جو کہ دستوری مطلوبات کے سوا ہوں تاکہ بینکوں کے مابین تصفیہ و خلاصی کے معاملات کو پورا کرنے کے لئے کافی سیالیت موجود رہے۔ اس کے علاوہ زر محفوظہ میں مرکزی بینک کی جانب سے جاری کردہ کرنسی ہے جو کہ بینکوں کے والٹ میں رکھی ہو یا بینکوں کے باہر عام پبلک کے پاس ہو یا دیگیر مالیاتی اداروں کے پاس ہو۔ زر محفوظہ میں غیر ملکی کرنسی میں مقامیوں کی امانات بھی شامل ہوں، اگر مرکزی بینک کے پاس رکھوائی گئی ہوں، لیکن ان میں حکومت کی امانات یا غیر مقامیوں کی امانات شامل نہیں۔ یہ تمام مدات مرکزی بینک کا واجبہ ہیں۔

- **زر شہ زور۔** یہ زر محفوظہ ہے جس کی تعریف اوپر کی گئی ہے اور اس میں حکومت کے خزانہ کی جاری کردہ کرنسی بھی شامل ہے جو کہ بطور زر قانونی کے گردش میں ہو خواہ پبلک کے پاس، یا بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے پاس ہو۔ اس لئے زر شہ زور اور زر محفوظہ دونوں ایک ہی ہیں بجز خزانہ کی جاری کردہ گردشی کرنسی جو کہ کرنسی کے اُس مجموعی اسٹاک کا ایک معمولی حصہ ہوتی ہے جسے مرکزی بینک اور خزانہ نے جاری کیا ہو۔

- **زر بنیاد**: یہ زر شہ زور ہے جس کی تعریف اوپر کی جا چکی ہے۔
- **زر تنگ**: یہ گردشی کرنسی اور طلبیہ امانات ہیں، جو کہ رسد زر کے مفہوم میں M_1 ہے جس کی تعریف بعد میں کی گئی ہے۔
- **زر وسیع**: یہ زر تنگ اور مدتی امانات کا مجموعہ ہے۔ اِس مفہوم میں زر وسیع M_2 کے برابر ہے۔ لیکن اگر زر وسیع میں مدتی امانات کے علاوہ غیر بینکاری اداروں کے واجبات بھی شامل کر لئے جائیں تو پھر زر وسیع M_2 سے زائد ہو گا۔ زر وسیع کتنا وسیع ہے اُس کا انحصار اس پر کہ اس میں کیا کچھ شامل ہے جو کہ مرکزی بینک کے واجبے ہو سکتے ہیں یا بینکاری نظام اور غیر بینکی مالیاتی اداروں کے واجبات ہو سکتے ہیں۔
- **زر اصل**: مالیات کلاں کی سطح پر یہ زر کا وہ اسٹاک ہے جس کا تسویہ قیمتوں کی سطح سے کیا گیا ہو۔ یہ مجتمہ اصلی زری میزات ہیں جو کہ کسی مدت کے دوران اصلی اشیاء وخدمات پر دسترس ظاہر کرتے ہیں۔
- **زر نہاد**: یہ زر کاغذی ہے اور اسے زر نہاد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کاغذ جس پر کرنسی چھاپی جاتی اُس کی مالیت کرنسی کی مالیت کے لحاظ سے برائے نام ہوتی ہے۔ زر نہاد حکومت یا خزانہ زر قانونی کی حیثیت سے جاری کرتی ہے جسے تاجرات میں مبادلہ کیلئے عام طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ البتہ اسے سونا یا دیگر قیمتوں دھاتوں میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح سکتے بھی زر نہاد ہیں کیونکہ ان کے دھات کی مالیت ان کی عرفی مالیت سے بہت کم ہوتی ہے۔
- **زر کاغذی**: یہ کرنسی ہے جسے خزانہ نے زر قانونی کی حیثیت سے جاری کیا ہو یا مرکزی بینک نے، اور جسے قرضے یا لازمات کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جائے، اور جو اشیاء وخدمات کی تاجرت میں مبادلہ کا ذریعہ ہو۔ زر کاغذی کو زر نہاد بھی کہتے ہیں بشرطیکہ حکومت یا مرکزی بینک کی جانب سے اُس کی مترادف مالیت کو سونا یا ٹھوس کرنسی میں تبدیل کرنے کا عہد نہ دیا گیا ہو۔

زری مرکز۔ ایک بڑا مالیاتی مرکز جو سب بڑے بڑے بینکوں اور مالیاتی اداروں، زر کی منڈیوں، اسٹاک ایکس چینج، سرمایہ کے بازار، اور غیر ملکی زر مبادلہ کے بازار پر مشتمل ہوتا ہے۔

زری مرکز کے بینک۔ کسی ملک کے مرکز زر میں واقع اور مصروف کار بڑے بڑے کثیر الاقوامی بینک زری مرکز کے بینک شمار ہوتے ہیں۔ مثلاً لندن، نیویارک، ٹوکیو، زیورخ وغیرہ جیسے بین الاقوامی مراکز زر میں مصروف کار بڑے بڑے کثیر الاقوامی بینک جنھیں زری مرکز کا بینک کہا جاتا ہے جو کہ بین الاقوامی مالی تاجرات میں مشغول ہیں اور خدمات کا وہ سلسلہ فراہم کرتے ہیں جو مقامی بینک کی دسترس سے باہر ہے۔

تبدا دلان زر۔ غیر ملکی کرنسیوں کا کاروبار کرنے والے، تجارتی بینکوں کے علاوہ زر مبادلہ کا کاروبار کرنے والے، اجازت یافتہ بیوپاری، ایک کرنسی کو دوسری کرنسی سے بدلنے کے کاروبار میں مصروف افراد یا فرمیں اس زمرے میں آتے ہیں۔

تخلیق زر۔ تخلیق زر کی ابتداء مرکزی بینک کی جانب سے زر کی فراہمی میں اضافہ اور نظام بینکاری کی جانب سے قرضوں کی فراہمی میں اضافہ سے ہوتی ہے۔ اور اس طرح عمومی قوت خرید یا اشیاء اور خدمات کے لیے مجموعی زری یا مالی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ عمل ضارب زر کے لحاظ سے نظام بینکاری کی امانتی بنیاد کی توسیع پر تیزی سے اثر انداز ہوتا ہے اور یوں کثیر مقدار میں تخلیق زر ہوتی ہے۔

زرکی طلب۔ زرکی طلب سے مراد زر کی وہ عرفی یا نامیہ مقدار جو کہ مبادلہ کی ضروریات کے لیے یا مختصر مدت کی سیالیت کے لیے درکار ہو۔اور یہ نامیہ زرکی طلب، اصلی زرکی طلب کی عکاسی کرتی ہے۔ چونکہ اصلی زر درحقیقت نامیہ زر کی وہ مقدار ہے جسے قیمتوں کے اشاریہ سے تسویہ کیا گیا ہو۔اس لئے اگر قیمتوں میں دگنا اضافہ ہوجائے تو نامیہ زرکی طلب بھی دگنی ہوجائے گی، جب کہ اصلی زرکی مقدار طلب ویسی ہی رہے گی، یعنی کہ اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ البتہ اگر اشیاء و خدمات کی پیداوار حقیقی معنوں میں بڑھ جائے تو نامیہ زر اور اصلی زر، دونوں ہی کی مقدار طلب میں اسی تناسب سے اضافہ ہوگا۔

زردھلائی۔ اس سے مراد غیر قانونی یا کالے دھن کو قانونی دھن میں بدلنا ہے۔ اگر یہ بینکوں کے زریعہ کیا جائے تو اس میں نہایت سوفطائی اور سلسلہ وار مقامی اور بین الاقوامی لین دین اس طرح سے کئے جاتے ہیں کہ رقوم کا غیر قانونی مبداء اور ان کی مجرمانہ نوعیت کو پہچاننا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ زردھلائی کا موجودہ سائز بہت ہی وسیع ہے اور سالانہ اربوں ڈالروں پر مشتمل ہے۔ ان کا منبع منشیات اور مصنوعات کی سوداگری، سٹہ گری، بھاری رشوتیں یا جبری استحصالات یا بھاری رقوم کی چوریاں ہیں جو کہ نمبری کھاتوں یا ثانوی کھاتوں میں وہاں رکھیں جائیں جہاں پر ضابطے کمزور ہوں یا انکشافات کی ضرورت نہ ہو۔ عموماً یہ رقوم تبدلیاب کرنسیوں میں رکھی جاتی ہیں۔

زری بازار۔ اس بازار میں مختصر مدت کے تمسکات یا رقوم کی تاجرت کی جاتی ہے اور اس کے کئی عناصر ہیں۔ ان میں مختصر مدت کے قرضی تمسکات مثلاً خزانہ بل، تجارتی کاغذات، بینکوں کے مابین رقوم اور امانتی نصیرایات شامل ہیں۔ ان امانتی نصیرایات میں مختلف میعاد کے امانت کے سرٹیفکیٹ شامل ہیں۔ زری بازار میں ڈیلروں کا پورا نیٹ ورک ہے، جس میں زری مرکز کے بینک، اداراتی سرمایہ کاران، کمپنیاں اور افراد ہیں جو کہ ان تاجرات میں مصروف ہوتے ہیں۔

زری بازار کا امانتی کھاتہ۔ یہ ایک اونچی کمائی والا بچت کھاتہ ہے جس کی شرح سود پر انضباطی حد لاگو نہیں ہوتی، اس کے لیے عام طور پر بڑی امانتوں کی ایک معقول رقم کو رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے ایک سیال اثاثہ سمجھا جاتا ہے جس پر حاصل کی شرح، بازار کی سود کی شرحوں پر مبنی ہوتی ہے۔

زری بازار کا فنڈ۔ یہ زرکی مارکیٹ کا باہمی فنڈ ہے جس کے ذریعہ مختصر مدتی قرض کے تمسکات، جیسے خزانہ بلوں، طے یاب تجارتی کاغذات، طے یاب امانتی سرٹیفکیٹ، یا بازار زر کے دوسرے نصیرایات میں سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔

زری بازار کے نصیرائے۔ یہ مختصر مدت کے نصیرائے عام طور پر ایک سال سے کم کی مدت کے قرضی تمسکات پر مشتمل ہوتے ہیں جو حکومت کی جانب سے جاری کردہ ہوں۔ جیسے کہ خزانہ بل، یا حکومت کی ایجنسیوں اور تنظیموں کی طرف سے جاری کردہ نصیرایات جن کی ردائیگی کے لیے حکومت کی ضمانت حاصل ہوتی ہے، اور اس لیے سرمایہ کاران کو خطرے سے پاک خیال کرتے ہیں۔ یا بینکوں کی جانب سے جاری کردہ نصیرائے، جیسے امانتوں کے سرٹیفکیٹ، بینکاروں کی قبولتیں، یا بینک نوٹ، یا مالیاتی اداروں کی پشت پناہی کے ساتھ کارپوریشنوں کی جانب سے جاری کردہ نصیرائے جیسے طے یاب تجارتی کاغذات جن کا زری بازار میں سرگرمی کے ساتھ کاروبار ہوتا ہے اور سرمایہ کاروں میں اس لئے مقبول ہوتے ہیں کہ ان نصیرایات کو بے خطر یا کم خطر سمجھا جاتا ہے اور یہ مختصر مدتی سرمایہ کاریوں کے مناسب ہوتے ہیں۔

بازار زر کی شرحات سود۔ یہ بازار زر کے مختلف نصیرایات پر سود کی شرحیں ہیں، مثلاً خزانہ بلز اور تجارتی کاغذات کی شرحیں، طرمی امانات اور امانتی سرٹیفکیٹوں کی شرحیں اور مختصر مدت کے طے یاب مالیاتی نصیرایات جو نوّے دن عرصیت کے حامل ہوں ان کی شرحیں شامل ہیں۔

منی آرڈر۔ یہ ڈاک خانے یا بینکوں کے ذریعہ رقوم بھیجنے کا ایک محفوظ اور پرسہولت طریقہ ہے۔ مالیاتی اداروں کی جانب سے یہ منتقلی کا ایک نصیرایہ ہے۔

زر کے تناسبات۔ ان تناسبات سے مندرجہ ذیل کے باہم تعلق کی پیائش کی جاتی ہے۔

- خام قومی پیداوار (جی این پی) اور رسد زر کے تناسبات جیسے کہ M2/GNP, M1/GNP, M/GNP
- زر کے مجموعی ذخیرے اور زر کی رسد کے اجزاء کے تناسبات۔
- زری مجموعوں کے زر کی رسد یا اس کے اجزاء کے تناسبات۔

ضارب زر۔ یہ مندرجہ ذیل فارمولے کے مطابق زر کی اساس میں مضاعفی اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

$$m = (1+c) / (c + r + rt + d)$$

جہاں

m ضارب زر ہے۔
c چیک دار امانتوں کے ساتھ کرنسی کا تناسب ہے۔
r چیک دار امانتوں کے ساتھ امانتی محفوظوں کا تناسب ہے۔
rt مدّتی امانتوں کے ساتھ امانتی محفوظوں کا تناسب ہے۔
d چیک دار امانتوں کے ساتھ مدّتی امانتوں کا تناسب ہے۔
امانتی محفوظوں کا تناسب **r** اور **rt** وہ تناسبات نہیں جو مرکزی بینک کی جانب سے لاگو کی جاتی ہیں، بلکہ یہ وہ حقیقی تناسبات ہیں جنہیں زر امانتی بینک برقرار رکھتے ہیں۔

زر کی رسد۔ یہ زیر گردش سکوں اور کرنسی پر اور نظام بینکاری کی طلبی امانتوں پر مشتمل ہے۔ یعنی ادائیگی کے ذرائع کے طور پر جن کی قسم بندی درج ذیل ہے؛

- **زر اول، ایم ون،** ایک محدود بنیاد والا زری مجموعہ جو زیر گردش کرنسی نوٹوں اور سکوں نیز بینکاری کے پاس طلبی امانتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پاکستان میں ایم ون سے مراد ہے زیر گردش کرنسی، جدولی بینکوں کے طلبی امانات، اور بینک دولت پاکستان کے پاس دیگر امانات۔ اسے عرف عام میں رسد زر کہا جاتا ہے۔
- **زر دوم، ایم ٹو۔** اس میں ایم ون کے علاوہ چند دوسری قسم کی بچتی امانات اور زری بازار کے امانات اور چند دوسرے قسم کے زری بازار کے نصیرایات کی مالیت شامل ہے۔ پاکستان میں ایم ٹو سے مراد ہے ایم ون کی مالیت اور جدولی بینکوں کی اوقاتی امانتیں، اور غیرملکی کرنسیوں میں سکونت داروں کی امانتیں۔ انھیں مجموعی مالی اثاثے بھی کہا جاتا ہے۔
- **زر سوم، ایم تھری۔** یہ مساوی ہے ایم 2 کے اور غیر بینکی امانتی اداروں کی ان میعادی امانتوں کے جو اُن کے پاس ہوں۔

ساہوکاران۔ وہ افراد یا ادارے جو کسی تحفظ کے ساتھ یا تحفظ کے بغیر، عام طور پر منظم بازار کی شرح سے زیادہ شرح سود پر رقم ادھار دیتے ہیں۔ وہ اس قسم کا کاروبار کرنے کے لیے رجسٹرڈ یا لائسنس یافتہ نہیں ہوتے اور یوں ان کو ضابطوں اور اطلاع دینے کے تقاضوں کی تکمیل نہیں کرنی پڑتی۔ یہ غیر رسمی یعنی غیر ضابطہ قرضوں کا اہم ذریعہ ہیں۔
(اندراجات دیکھئے)۔

قرضوں کی دیکھ بھال اور نگرانی۔ قرضوں کی دیکھ بھال اور نگرانی کے طریقات کے ذریعے واجب الادا قرضوں پر نظر رکھنا۔ ان طریقوں میں قرضوں کا مناسب استعمال، حسب ضرورت اقساط کی واجب تاریخ سے پہلے یاد دہانی کے مراسلے بھیجنا، اقساط کی باز وصولی، وثیقات کی دیکھ بھال، تمسکات کی حالت اور مالیت کی نگہداشت اور دیفال یا قرضی بقایا جات کے لیے عائدہ سود اور زر اصل کی حصولی شامل ہیں۔

اخلاقی اندیشہ۔ بینکاری میں یہ اس عملاتی رویہ کے خطرے کی جانب اشارہ ہے جو کہ بینکاری کی مستحکم کارروائیوں اور محتاط قرض گاری کے برعکس ہوں۔ یا بینکاری کے ضوابط یا طریقات کی تہہ میں کارفرما منشاء کے برعکس ہوں، البتہ ان قواعد و ضوابط کی کھلی خلاف ورزی نہ کی گئی ہو۔ مثال کے طور پر امانتوں کے بیمے کا ایک نظام جو قرض گاری کے ایسے زائد خطرات مول لینے میں، بینکوں کی حوصلہ افزائی کرسکتا ہے جو محتاط قرض گاری کی کارروائیوں کے ضوابط اور حدود سے باہر ہوں۔ کیونکہ امانتوں کو امانتی بیمہ کے ادارے کی ضمانت حاصل ہوتی ہے جو کہ بینکوں کا اہم واجبہ ہوتی ہیں۔ گرچہ امانتی بیمہ کا مقصد امانت داران کو تحفظ فراہم کرنا ہوتا ہے نہ کہ پرخطر قرض گاری کی حوصلہ افزائی کرنا۔

اخلاقی ترغیب۔ مرکزی بینک کی طرف سے نافارمل اقدام جس کی رو سے بینکوں پر کوئی کام کرنے یا کسی کام سے گریز کرنے کے لیے اثر ورسوخ سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً رسمی ضابطوں کے بغیر قرض دینے کی بعض اقسام کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی یا حوصلہ افزائی کے لیے مرکزی بینکوں کی جانب سے اس کو قرضوں سے کنٹرول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ادائیگیوں کا التواء۔ عام طور سے دیوالیہ کی عدالتوں کی جانب سے جاری کیا جانے والا ایک حکم یا فیصلہ، جس کی رو سے قرض کی ادائیگی کو ایک خاص مدت کے لیے معطل کردیا جاتا ہے تاکہ قرض داروں کو قرضداران سے پناہ میسر ہو، تاکہ قرض دار کو دیوالیہ ہونے سے یا قرضے کے انہدام کی روک تھام کی جائے۔ یہ قرض دار اور قرض خواہ کے درمیان ایک رضاکارانہ معاہدے بھی ہے اگر قرض دار قرض کی ادائیگی کرنے کے قابل نہ رہے، اور قرض دار نے باز جدولی کے ذریعے اس التواء کے لیے درخواست کی ہو۔

رہن۔ یہ ایک قرض ہے اور لمبی عرصیت کا نصیرا یہ بھی جس کی مدت عموماً 15 سے 30 سال تک ہوتی ہے۔ ایسا رہنی قرض بینک یا مالیاتی کمپنیاں فراہم کرتی ہیں جس میں قرض خواہ اپنی پراپرٹی کو بطور کفالہ قرض گار کے سپرد کرتا ہے۔ مرہنہ قرض پر شرح سود قرضی مدت بھر کے لئے مقررہ ہوسکتی ہے یا متغیرہ۔ اور یوں مرہنہ قرض انہیں ناموں سے موسوم ہیں، یعنی مقررہ شرحی رہن یا متغیرہ شرحی رہن۔ قرض کی ادائیگی ماہانہ اقساط میں متعین کی جاتی ہے۔ جس میں زر اصل اور سود دونوں شامل ہوتے ہیں، البتہ زر اصل کی رقم گھٹتی جاتی ہے جیسے جیسے ماہانہ اقساط کی ادائیگیاں ہوتی جاتی ہیں۔ قرضی معاہدے کے تحت قرض دار کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ بنا کسی پیش ادائیگی کے تاوان کے تمام قرض یک مشت چکا دے البتہ یہ سہولت تین سے پانچ سال قرضی مدت گزرنے کے بعد ملتی ہے۔ اگر قرضہ اس اولین مدت کے پورے ہونے سے پہلے واپس کیا تو پھر پیش ادائیگی کا تاوان بھرنا پڑتا ہے۔ اپنی پراپرٹی کو مرہنہ قرض کے تحفظ کے طور پر پیش کرنے کی بنا پر اور قرضی معاہدے کے طرام

وشرائط کے تحت قرض دار ایک مالی حق قرض گار کو دیتا ہے جس کی رو سے قرض گار کو یہ اختیار ملتا ہے کہ قرض کے دیفال کی صورت میں وہ پراپرٹی کو فروخت کر کے یا اس کا سیلانیہ یا قرقی کر کے قرض کی وصولی کرے۔ البتہ ملکیت کے حقوق قرض دار کے پاس ہی رہتے ہیں اور یوں اُسے پراپرٹی پر قبضہ رکھنے اور استعمال کرنے کا اختیار رہتا ہے۔ رہن کا چارج دراصل قرض دار کے حقِ ملکیت کی سپردگی ہے لیکن یہ اُس کی منتقلی نہیں ہے، اور یہ حق سپردگی اُس وقت ختم ہو جاتا ہے جب قرض دار پورا قرض چکا دے، جو کہ قرض کی عرصیت پوری ہونے سے پہلے بھی ہوسکتا ہے۔ عموماً ماہانہ اقساط کا تعین قرض دار کی ماہوار آمدنی کا 40 سے 50 فیصد تک ہوتا ہے جس سے رہنی قرض کی رقم متعین کی جاتی ہے۔ اور یوں بھی یہ قرضی رقم پراپرٹی کی تعینہ مالیت کا 60 یا 70 فی صد ہوتا ہے جب کہ یہ ضروری نہیں کہ یہ پراپرٹی کی بازاری مالیت ہو۔ یوں کسی قرض خواہ کی قرضی ادائیگیوں کی سکت مرہنہ قرض کی رقم متعین کرتی ہیں۔

مرہنہ اثاثے۔ رہن کے قرضوں کے لیے کفالہ کے طور پر سپرد کئے جانے والے اثاثے، یا وہ اثاثے جن پر رہن کا چارج ہوتا ہے یا رہن کے ذریعے اثاثوں پر چارج لگانے کا عمل۔

مرہنہ یا اثاثہ پشت تمسکات۔ یہ وہ تمسکات یا قرضی نصیرایات ہیں جو کہ مرہنہ قرضوں کے ایک پول کی پشت پناہی پر جاری کئے جاتے ہیں جہاں زیر کار رہنوں پر ان کے ابتدائی قرضہ داروں کی جانب سے زر اصل اور سود کی ادائیگیاں پول کے حصہ داروں کو پول کے حسب تناسب خدماتی چارجز کی منہائی کے بعد منتقل کر دی جاتی ہیں۔ ان تمسکات میں پیش ادائی کا خطرہ شامل ہوتا ہے۔ بطور خاص اگر زیر کار رہن پیش ادائیگی کے تاوان کی معقول شق کے بغیر جاری کئے جائیں اور قرض داران اپنیمر ہنہ قرضوں کی عرصیت کی تاریخ سے پہلے ہی زوال پذیر شرح سود کے زمانے میں ان کی ادائیگی کر دیں، یا ان کی دوبارہ مال کاری کریں۔ اس صورت میں یعنی اگر سود کی شرحیں کم ہو رہی ہوں اور قرض داران پیش ادائیگیاں کر رہے ہوں، تو پول کے تمسکات خریطے کے منیجر کو ان رقوم کی دوبارہ سرمایہ کاری کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ سرمایہ کاری ابتدائی رہنوں والی شرح سود سے کم شرح پر کرنی پڑ سکتی ہے۔ اس لئے ان تمسکات پر پیش ادائی کے امکانی فوائد کم یا منفی بھی ہو سکتے ہیں بمقابلہ ان تمسکات کے جن میں پیش ادائی کا خطرہ نہ ہو۔

مرہنہ کے بینک، کمپنیاں۔ انہیں رہن کی کمپنیاں بھی کہا جاتا ہے۔ وہ بینک یا کمپنی جو رہن کی مال کاری میں تخصیص رکھتے ہیں۔ اور رہنوں کو خاص طور سے اس غرض سے وجود میں لاتے ہیں کہ انہیں سرمایہ کاروں کے ہاتھوں یا یا تمسک کے اجراء کے ذریعے فروخت کر دیا جائے جنہیں مرہنہ قرضوں کی پشت پناہی حاصل ہو۔

مرہنہ کے بانڈ۔ انہیں رہن کی پشت پناہی والے بانڈ بھی کہا جاتا ہے۔ ایک ایسا بانڈ جسے جاری گر کے کچھ یا تمام اثاثوں پر رہن کے ذریعے کفالدہ بانڈ کی حیثیت دی گئی ہو اور جو جاری گر کی عام رقوم سے واجب الادا ہو۔

مرہنہ بانڈ کی مارکیٹ۔ ایک ایسی ثانوی مارکیٹ جہاں رہنی قرضوں کے مجموعے یا واحد رہنی قرضے سرمایہ کاروں کو فروخت کیے جاتے ہیں۔ اس قسم کے ثانوی بازار کے میسر ہونے سے رہنی قرضوں کو یکجا کرنے کی ایک حالیہ اختراع کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اور بین الاقوامی منڈیوں میں مرہنہ قرض گاری اور کفالدہ مرہنہ لوازم کے فروغ میں مدد ملی ہے۔

مرہنہ قرد، یا مالیات۔ رہن کے ذریعے اثاثوں پر ایک چارج کے عوض فراہم کیے جانے والے ایسے قرضہ جات جو مبدل یا تسویاتی شرح سود پر ہوں۔ یہ قرضی مالیات بینکوں کے ذریعے اور بطور خاص رہنی بینکوں، رہنی کمپنیوں اور تعمیراتی سوسائٹیوں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔

مرہنہ قرض۔ ایسا قرض جسے رہن کی پشت پناہی یا کفالہ حاصل ہو۔ یہ غیر منقولہ املاک کی مالی کاروائیوں کے لیے دیا جانے والا قرض، عام طور سے دیفال کی صورت میں قبضہ اور قرقی کا حق دیتا ہے۔ (اندراج دیکھئے)

مرہنہ کا نوٹ۔ ایک قانونی وثیقہ، ایکمر ہنہ قرضے اور سود کی ردائیگی کا پرومیسری نوٹ جو ادائیگی کی شرائط اور دیفال کی صورت میں وسائل کی سہولت دیتا ہے۔

کثیر فریقی قرضے۔ یہ حکومت کے لئے یا حکومت کی ضمانت کے ساتھ کسی سرکاری شعبے یا نہادہ ایجنسیوں کے لئے وہ بیرونی قرضے ہیں جو کہ کثیر فریقی اداروں سے بازار کی شرائط کے مقابلے میں نرم شرائط پر حاصل کئے گئے ہوں۔ ان قرضوں میں کچھ عطیے کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ قرضے عام طور سے طویل مدت کے لئے ہوتے ہیں جن میں سود بردار واجبات کی ادائیگی کی مدت آٹھ سے بیس سال اور غیر سود بردار واجبات کی ادائیگی کی مدت تیس سال تک ہوتی ہے۔ یہ غیر ملکی کرنسیوں کے ایک مجموعے کی شکل میں ہو سکتے ہیں، یا کسی اہم بین الاقوامی کرنسی جیسے امریکی ڈالر یا جاپانی ین یا یورپی کرنسیوں میں ہو سکتے ہیں۔ ان قرضوں کی ردائیگی کے لازمات دسبر سیہ کرنسی، یا بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے ایس ڈی آر میں ہوتی ہے۔ ان بیرونی قرضوں پر زرمبادلہ کی شرح کا خطرہ قرض دار برداشت کرتے ہیں۔ ان قردات کی میزانوں کا بقایا کثیر فریقی قرض ہے جو ترقی پذیر ممالک کے مجموعی بیرونی قرض کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ یہ کثیر فریقی قرضے ترقیاتی مقاصد کے لئے دیئے جاتے ہیں تاکہ سرکاری شعبے میں مختلف اقسام کے ترقیاتی پروجیکٹ کی، یا نجی شعبے میں سرمایہ کاری کی، یا بینکاری نظام کے قرضوں کی مال کاری کی جا سکے۔ یہ قرضے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور عالمی بینک کی جانب سے مرکزی بینک کو توازن ادائیگی کو سہارا دینے کی غرض سے غیر ملکی کرنسی میں بھی دیئے جاتے ہیں، جن میں عام طور سے معاشی فعالیت کی سخت شرائط شامل ہوتی ہیں۔

کثیر کرنسی قرض یا بانڈ۔ ایک ایسا قرضہ جس میں متعدد کرنسیاں شامل ہوں۔ یا ایک درمیانی مدت کا قرض جس میں یکے بعد دیگرے تسلسل سے مختلف کرنسیوں میں وصولی کا اختیار حاصل ہو۔ یا ایک ایسا بانڈ جس کی مالیت کا اظہار متعدد کرنسیوں میں کیا گیا ہو جن کی مالیاتی مساواتیں ناقابل تنسیخ طور پر مقرر ہوں۔ یا کوئی ایسا بانڈ جس کی مالیت کسی ایک کرنسی میں ظاہر کی گئی ہو اور اسے دوسری کرنسی میں تبدیل کیا جا سکتا ہو۔ یا کوئی ایسا بانڈ جو قرض دینے والے کی مرضی کے مطابق ایک یا ایک سے زائد کرنسیوں میں قابل ادائیگی ہو۔

کثیر الطرفہ قرضی ادارے۔ وہ بین الاقوامی مالیاتی ادارے جو اپنے ممبران حکومتوں کو قرضے فراہم کرتے ہیں جیسے کہ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک کا گروپ (آئی بی آر ڈی)، ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی)، تعمیر نو اور ترقی کا یورپی بینک (ای بی آر ڈی)، انٹرامریکن ڈیولپمنٹ بینک (آئی ڈی بی)۔

کثیر القومی کارپوریشن (ایم این سی)۔ ایک ایسی کارپوریشن یا کاروباری ادارہ جو اپنی فروخت کا کم سے کم پچیس فی صد حصہ اپنے ملک سے باہر کی فروختگاریوں سے حاصل کرتا ہے۔ ایک ایسی کارپوریشن جس کی سرگرمیوں کا دائرہ بلا واسطہ یا ذیلی اداروں کے ذریعے براست کئی ممالک تک وسیع ہو۔

باہمی فنڈ۔ کوئی سرمایہ کار کمپنی جو حصص کی فروخت کے ذریعے سرمایہ کاروں کی ایک بڑی تعداد سے رقوم کو یکجا کرتی ہے، اور اس طرح سے حاصل کیے جانے والے رقوم کو اسٹاک، بانڈ یا بازارِ زر کے تصیرایوں میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔ اگر کسی باہمی فنڈ میں حصص کی تعداد مقررہ ہو تو اسے بند سرے کا فنڈ کہتے ہیں جیسے کہ کوئی یونٹ ٹرسٹ۔ اگر حصص کی تعداد مبدل ہو اسے کھلے سرے کا فنڈ کہتے ہیں جیسے سرمایہ کاری کا ٹرسٹ۔ باہمی فنڈ خریطے کی سرمایہ کاری کے خطرے کو متنوع بنانے کی غرض سے انفرادی سرمایہ کاریوں کا میکانیہ فراہم کرتا ہے، اور سرمایہ کاری کی خصوصی مہارت اور خریطے کی مناظمت فراہم کرتا ہے جو واحد سرمایہ کار کو عام طور سے دستیاب نہیں ہوتی۔ ایسا باہمی فنڈ تمسکات میں سرمایہ کاری اور خریطوں کے مناظمت کی لاگت میں کمی کے مواقع، بعض اقسام کے اثاثوں کی باآسانی خرید و فروخت کے لیے سہولتیں، یا پھر حصص کو فروخت کر کے نقدی حیثیت کے مواقع بہم کرتا ہے، جب کہ یہ فروخت، کاروبار کے اختتام پر متعین ہونے والی فنڈ کی فی حصہ خالص اثاثہ جاتی مالیت پر کی جاتی ہے۔ (اندراجات دیکھیے)

باہمی سیونگ بینک۔ ایک بینکاری تنظیم جسے اس کے ممبران امانت داروں کے باہمی مفاد کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ یہ بینک، بینکاری اور امانت داری کی خدمات مہیا کرتا ہے، خصوصاً چھوٹے امانت داروں کی ایک کثیر تعداد کے لیے، جن کی رسائی زری بازار میں ممکن نہیں اور جو اپنی بچتوں کی خاطر خواہ سرمایہ کاری نہیں کر سکتے۔